بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرکلر

جنوری 2016ء

مجلس انصاراللہ جرمنی

زیرنگرانی: چوہدری افتخار احمد صدر مجلس انصاراللہ جرمنی

مجلس ادارت: ظہیر احمد طاہر نائب صدر، رانا خلیل الدین احمد قائد عمومی

کمپوزنگ، ڈیزائننگ: ظہیر احمد طاہر

Majlis Ansarullah Germany
Genferstr.11, 60437 Frankfurt /M
Tel.069-259270,Fax.069-24271317
E-Mail:amoomi@ansarullah.de

القرآن

۔''اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' (النّور:57)

۔''(اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔'' (البقرۃ:239)

نوٹ: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ کی اس آیت پر مختصر نوٹ میں فرماتے ہیں: صَلٰوۃِ وُسطٰی کا ایک معنی عمومی طور پر عصر کی نماز کیا گیا ہے۔ حالانکہ صلٰوۃِ وسطٰی ہر وہ نماز ہے جو عین مصروفیات کے درمیان پڑھنی پڑے۔ جتنی مصروفیت زیادہ ہو اتنی اس نماز کی اہمیت زیادہ ہو جاتی ہے۔

یہ سرکلر تمام انصار کے لئے ہے۔ زعماء مجالس سے گذارش ہے کہ سامنے کے خانہ میں ہر ناصر کا نام لکھ کر اُنہیں پہنچا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

اخلاقِ عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ آپؐ خوش خلق اور نرم مزاج تھے۔ نہ تندخو اور نہ ہی سخت دل تھے۔ نہ شور کرنے والے تھے نہ ہی بدگوئی کرنے والے نہ ہی عیب لگانے والے تھے۔ اور نہ ہی بخیل وحریص تھے۔ جس چیز کی آپؐ کو رغبت ہوتی اس سے بھی تغافل فرماتے مگر (دوسروں کو) اس سے مایوس نہ کرتے اور نہ ہی اس کو اس سے محروم رکھتے۔ تین باتوں سے اپنے آپ کو بچا کر رکھتے۔ لڑائی جھگڑے سے اور تکبر سے اور جن باتوں سے آپؐ کا تعلق نہ ہوتا اور تین باتوں سے لوگوں کو بچا رکھا تھا یعنی آپؐ کسی کی مذمت نہ فرماتے نہ ہی اس کے عیب نکالتے نہ اس کی پوشیدہ کمزوریوں کو تلاش کرتے، آپؐ ایسی گفتگو فرماتے جس میں ثواب کی امید ہو۔ جب آپؐ گفتگو فرماتے تو حاضرین مجلس میں یوں خاموش ہو کر نگاہیں جھکا لیتے کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ جب آپؐ خاموش ہوتے تو وہ گفتگو کرتے۔ آپؐ کے پاس وہ کسی بات پر آپس میں تکرار نہ کرتے اور جو کوئی بھی آپؐ کے سامنے بات کرتا تو باقی سب خاموش ہو جاتے یہاں تک کہ وہ اپنی بات مکمل کر لیتا۔ آپؐ کی مجلس میں ہر ایک کی گفتگو اس طرح ہوتی جیسے پہلے شخص کی گفتگو ہو۔ (یعنی ہر شخص کو بات کرنے کا پورا موقعہ ملتا) آپؐ ان باتوں پر خوشی کا اظہار فرماتے جن پر صحابہ خوش ہوتے اور آپؐ پسند فرماتے جن کو وہ پسند فرماتے۔ آپؐ اجنبی شخص کے گفتگو اور سوال میں تلخی پر صبر فرماتے یہانتک کہ آپؐ کے صحابہؓ ایسے لوگوں کے آنے کی تمنا کرتے تھے۔ آپؐ فرمایا کرتے کہ جب تم کسی حاجت مند کو دیکھو کہ وہ سوال کر رہا ہے تو اس کی مدد کرو۔ آپ تعریف قبول نہ فرماتے سوائے اس کے جو (تعریف میں) مبالغہ آرائی نہ کرنے والا ہو اور آپؐ کسی کی بات نہ کاٹتے جب تک کہ وہ حد سے تجاوز نہ کرے۔ تب منع کر کے اس بات سے روک دیتے یا اُٹھ کھڑے ہوتے۔ (شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناشر نور فاؤنڈیشن ربوہ صفحہ 146-147) آپؐ ضرورتمند کی ضرورت پوری فرماتے۔ دوسروں کو بھی ضروتمند کی ضرورت پوری کرنے کی طرف توجہ دلاتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی ضروتمند کو دیکھو تو اسے دے سکتے ہو تو ضرور دو ورنہ اس کی مدد کے لئے دوسروں کو تحریص کرو۔ کیونکہ نیک سفارش کا بھی اجر ہوتا ہے۔ مبالغہ آمیز تعریف ہرگز پسند نہ فرماتے سوائے اس کے کہ وہ جائز حدود کے اندر ہو۔ (بخاری کتاب الادب) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپؐ صلہ رحمی کرنے والے، دوسرے کے بوجھ اٹھانے والے، گمشدہ اخلاق اور نیکیوں کو زندہ کرنے والے، مہمان نواز اور راہ حق میں مصائب پر مدد کرنے والے ہیں۔ (بخاری کتاب بدء الوحی) حضرت عائشہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتی ہیں: ''آپ فحش کلامی نہ فرماتے اور بازاروں میں آوازیں کسنا آپ کا شیوہ نہ تھا۔ بدی کا بدلہ بدی سے نہ دیتے بلکہ عفو اور درگزر سے کام لیتے۔ (بخاری کتاب الادب) حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع الصفات تھے۔ قرآن کریم نے رحمی رشتہ داروں کی طرف خاص طور پر متوجہ کیا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے تعلقات اپنے قریبی رشتہ داروں سے ہی ٹھیک نہیں تو دوسروں سے وہ کیسے حسن سلوک کر سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک بڑا مقصد رشتوں کا تقدس اور رشتوں کا احترام تھا اور ان رشتوں کے حقوق کا قیام تھا۔ حضرت عمر بن عنبسہؓ کہتے ہیں کہ میں آغاز اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو کیا تعلیم دے کر مبعوث فرمایا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس تعلیم کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو اور رحمی رشتوں کو نیکی اور حسن سلوک کے ساتھ استوار کیا جائے۔ (مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 149 باب البر والصلہ)

پیغامِ صدرِ مجلس

قومی اصلاح انفرادی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (اٰل عمرٰن: 103)''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسے اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔'' کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی اور اس کے استحکام میں اُس قوم کے افراد کلیدی اور بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ جب اُس قوم یا جماعت کے تمام افراد یک جان ہو کر ایک ہی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ایک منزل کی طرف سفر کریں گے تو ایک نہ ایک دن اپنی منزل کو پالیں گے۔ گویا کسی بھی جماعت کی تعمیر و ترقی اور اصلاح کے لئے اُس جماعت کے افراد کی انفرادی اصلاح وہ بنیادی اینٹ ہے جس پر اُس جماعت کی عمارت تعمیر ہوگی۔ پس انفرادی اصلاح کے بغیر جماعتی ترقی اور اُس کی اصلاح کا کام پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اپنے بندوں کو یہ توجہ دلائی ہے کہ تم سب کے سب ملکر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں مت پڑو۔ یعنی جماعت کی ترقی اور اصلاح کے لئے نہ صرف انفرادی بلکہ امام وقت کی اقتداء میں، ایک نظام کے تحت، ایک ہی سمت میں اپنی طاقت لگاؤ گے تو اس کے نتیجہ میں تم جلد جلد کامیاں اور کامرانیاں حاصل کرو گے اور بہت جلد اپنی منزل کو پالو گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بار بار عمل صالح کو پختہ ایمان کے ساتھ بیان کرکے اپنے بندوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ گویا اصلاح نفس کے لئے ایمان کی پختگی وہ بنیادی راہ ہے جو ایک انسان کو نیکیوں اور نیک کاموں کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور جس کے نتیجہ میں اُس کی قوتِ ارادی مضبوط ہوتی جاتی ہے اور وہ اس پختہ ایمان کی برکت سے نیک اعمال کی توفیق پاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ پر ایمان لانے والوں میں ہر طرح کے لوگ شامل تھے اور ان کی اکثریت نیکیوں اور نیک کاموں سے کوسوں دور تھی لیکن نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے اور ایمان کی پختگی کے نتیجہ میں ان کے اندر مضبوط قوت ارادی پیدا ہوگئی اور انہوں نے مضبوط عزم اور بلند ہمتی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے احکام کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھانے کا فیصلہ کیا اور پھر اس فیصلہ پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہوگئے۔ چنانچہ قوتِ ارادی کی اس طاقت کے نتیجہ میں ان کے اعمال کی کمزوریاں ان کی راہ میں حائل نہ ہوسکیں اور وہ مضبوط ارادوں اور عزم صمیم کی بدولت آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے۔ پختہ ایمان کی اسی قوت نے انہیں ہر قسم کے گناہوں کی دلدل سے نکال دیا اور وہ اپنی بری عادتوں پر غلبہ پانے میں کامیاب ہوگئے۔ پس وہ جو گمراہی اور جہالت کی اتھاہ گہرائیوں میں پڑے ہوئے تھے وہ آسمان ہدایت پر درخشندہ روشن ستاروں کی مانند چمکنے لگے۔ گویا انفرادی اصلاح کے لئے ایسے پختہ ایمان کی ضرورت ہے جو غیر متذلل ایمان ہو۔ جس کی راہ میں کوئی اندرونی کمزوری رخنہ اندازی نہ کرسکے اور نہ ہی بیرونی عوامل اُس کی راہ میں حائل ہوسکیں۔ ایمان کی اس پختگی کو حاصل کرنے کے لئے دلوں کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی محبت بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ جب انسان کے دل میں محبت الٰہی راسخ ہوجائے تو اسے خدا تعالیٰ کے مقابل پر ہر چیز حقیر نظر آتی ہے اور خدا تعالیٰ ہی اُس کی زندگی کا مطلوب و مقصود بن جاتا ہے۔ جس جماعت کے افراد میں یہ چیز راسخ ہوجائے وہ دنیا کے لئے ایک نمونہ بن جاتی ہے، دنیا اس سے راہنمائی لیتی ہے اور قومیں دوڑ دوڑ کر اس جماعت میں شامل ہونے لگتی ہیں۔

یاد رہے کہ انفرادی اور قومی اصلاح کے لئے نمازیں بنیادی چیز ہیں۔ دراصل نمازیں ہی وہ بنیادی اینٹ ہیں جن پر ایمان کی ساری عمارت استوار ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوکر پڑھی جانے والی نمازیں انسان کو برائی اور بے حیائی سے بچا کر اُس کی بدیوں کے آگے ڈھال بن جاتی ہیں اور اُس انسان کو نیکیوں کی معراج تک پہنچا دیتی ہیں۔ پس نمازوں کے قیام کے بغیر انفرادی و قومی اصلاح ناممکن ہے۔ امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''نماز ایک ایسی نیکی ہے جس کے بجالانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں (یعنی نماز میں) کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا۔'' (البدر جلد 2 نمبر 4 مورخہ 13 رفروری 1903ء صفحہ 27) اس ارشاد کی روشنی میں ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نماز کو اُن تمام شرائط کے ساتھ ادا کر رہے ہیں جو ایک مومن کو قبولیت کے درجہ تک لے جاتی ہیں۔ اگر تو ہماری نمازیں ایسی ہیں تو بہت خوشی اور شکر کی بات ہے لیکن اگر ایسا نہیں تو بہت فکر کرنا چاہئے اور اس راہ میں حائل رکاوٹوں کو تلاش کرکے انہیں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہمارا آسمانی آقا ہم سے راضی اور خوش ہو۔

اعمال کی اصلاح کے لئے ایک اور بنیادی ذریعہ سچائی پر کاربند ہونا ہے۔ سچائی پر قائم ہونا اور ہمیشہ سچ بات کہنا بھی پختہ ایمان کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے کہ: ''یعنی تم سچائی اور قول سدید پر مضبوطی سے قائم ہوجاؤ تو وہ خدا خود تمہارے اعمال کی اصلاح کردے گا اور تمہارے تمام کام درست کردے گا'' (الاحزاب

آیت 71)۔اُس شخص کی مثال سب کے علم میں ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے ارشاد پر ہمیشہ سچ بولنے کا وعدہ کیا اور پھر سچ کی برکت سے اُس کی تمام برائیاں ختم ہوگئیں۔
پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سچائی کو اپنی زندگیوں کا لازمی حصہ بنالیں اور جھوٹ کی برائی کو ایک بری اور بےکار چیز کی طرح اپنی زندگیوں سے باہر کردیں۔

انفرادی اور عملی اصلاح کے لئے ایک اور اہم چیز خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔خرچ سے مراد صرف مال خرچ کرنا ہی نہیں بلکہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کی گئی تمام استعداد کو اُس کی رضا مندی کے لئے خرچ کرنے کی عادت ڈالی جائے۔نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے اس راز کو بہت خوب سمجھا تھا۔انہوں نے رسول کریم ﷺ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ تمام طاقتوں اور استعدادوں کو اُس کی راہ میں خوب خوب خرچ کیا اور کبھی اور کسی موقع پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا جان و مال،عزت و آبرو اور مال و دولت خرچ کرنے سے منہ نہ موڑا۔وہ ہر وقت اور ہر گھڑی اس کوشش میں رہے کہ جو کچھ بن پڑے اپنے مولا کے حضور نچھاور کردیں۔جس کے پاس مال تھا اُس نے مال خرچ کیا۔جو بہادری کے جوہر دکھا سکتا تھا اُس نے جان نچھاور کردی تا کہ اُس کا آسمانی آقا اُس سے خوش ہوجائے۔ان صحابہ میں بعض ایسے بھی تھے جو بیمار تھے،نہ اُن کے پاس انفاق فی سبیل اللہ کے لئے مال تھا اور نہ ہی صحت۔لیکن انہوں نے انفاق کے معانی نبی کریم ﷺ سے سیکھے تھے۔لہٰذا جب بھی مسلمان کسی غزوہ میں جاتے تو یہ لوگ پیچھے بستروں میں پڑے پڑے اُن کے دعائیں کرتے اور اُن کی کامیابی کے لئے اپنے ربّ کے حضور التجائیں کرتے رہتے۔

انفرادی اور عملی اصلاح کا ایک اور اہم ذریعہ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا یعنی سننا اور اطاعت کرنا ہے۔جب ہم خلیفہ وقت کے خطبات اور ارشادات کو مستقل طور پر سنیں گے اور ان کی روشنی میں اپنے اعمال کی اصلاح کی کوشش کریں گے تو اس کے نتیجہ میں ہمارے اندر حقیقی تقویٰ پیدا ہوگا جو ہمیں قربِ الٰہی سے ہمکنار کرنے کا باعث بنے گا۔گویا امام وقت کی آواز کو سننا اور پھر اپنی پوری قوت کے ساتھ اُس پر لبیک کہنا انفرادی اصلاح کی مہم کی کامیابی کے لئے اہم چیز ہے۔ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقریباً اپنے ہر خطبہ میں ہر ایک احمدی کو اپنے اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔پس خلیفہ وقت کے ساتھ ذاتی تعلق کے ساتھ ساتھ آپ کے تمام ارشادات کو سن کر اُن پر عمل پیرا ہونے سے انفرادی و قومی اصلاح کا کام جلد تر ممکن ہو سکے گا۔

یاد رکھیں جب تک ہم اپنا محاسبہ خود نہیں کریں گے اور اپنے جائزے نہیں لیں گے ہمیں اپنی کمزوریوں اور اپنے گناہوں کا پتہ نہیں چل سکتا۔جب تک انسان کو اپنی کمزوریوں اور گناہوں کا احساس نہیں ہوگا اتنی دیر تک اصلاح نفس کے راستہ میں حائل رکاوٹوں کا بھی علم نہیں ہو سکے گا اور تب تک اصلاح کا کام بھی شروع نہیں ہو سکے گا۔اس لئے انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ اپنے جائزے لیتا رہے اور اپنی کمزوریوں پر نظر کر کے اُن کے دور کرنے کے لئے عملی کوشش کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد اور اس کی نصرت مانگتا رہے تا کہ وہ گناہوں کی دلدل سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی محبت کی آغوش میں چلا جائے۔اللہ کرے کہ ہمارے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا ہوں جو دوسرے کے لئے رہنمائی کا باعث ہوں۔اللہ تعالیٰ ہماری مدد اور نصرت فرمائے۔آمین

خاکسار چوہدری افتخار احمد۔صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

۞۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:''اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسائیوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔''(النساء:37)

۞۔حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا گُر بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔آپؐ نے فرمایا:اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو،اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔نماز باجماعت پڑھو،زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو۔(مسلم کتاب الایمان،باب بیان الایمان الذی یدخلہ بہ الجنۃ)

۞۔سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:''کامل شریعت پر قائم ہونے والا حق اللہ اور حق العباد کو کمال کے نقطہ تک پہنچا دیتا ہے۔خدا میں وہ محو ہو جاتا ہے اور مخلوق کا سچا خادم بن جاتا ہے۔یہ تو عملی شریعت کا اس زندگی میں اس پر اثر ہے مگر زندگی کے بعد جو اثر ہے وہ یہ ہے کہ خدا کا روحانی اتصال اس روز کھلے کھلے دیدار کے طور پر اس کو نظر آئے گا اور خلق اللہ کی خدمت جو اس نے خدا کی محبت میں ہو کر کی،جس کا محرک ایمان اور اعمالِ صالحہ کی خواہش تھی وہ بہشت کے درختوں اور نہروں کی طرح متمثل ہو کر دکھائی دے گی۔''(اسلامی اصول کی فلاسفی،روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 433)

خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

انتخابات میں رائے دی جاتی ہے مگر حتمی فیصلہ خلیفہ وقت کی طرف سے ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12/اپریل 2013ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن لنڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ ایم۔ ٹی۔اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النساء آیت 59 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ یہ سال جماعت میں انتخابات کا سال ہے ۔جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے جہاں یہ انتخاب ضروری ہیں وہاں اس کام کو احسن رنگ میں آگے بڑھانے کے لئے صحیح افراد کا انتخاب بھی ضروری ہے۔عہدہ ایک امانت ہے۔اس لئے تمہاری نظر میں جو شخص عہدہ کے لئے بہترین اور اہل ہو خدا تعالیٰ اسے دعا مانگتے ہوئے اس کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کرو۔عہدیدار کے انتخاب میں کبھی بھی اپنی ذاتی پسند، ذات پات یا برادری پیش نظر نہ ہو۔پس جب مومنین کی جماعت دعائیں مانگتی ہوئی اپنے عہدیداروں کا انتخاب کرتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ مومنین کا مددگار ہو جاتا ہے۔پس ہر ووٹ دینے والا اپنی ذمہ داری کی اہمیت کو سمجھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انتخابات میں رائے دی جاتی ہے مگر حتمی فیصلہ خلیفہ وقت کی طرف سے ہوتا ہے۔بعض عہدیدران کے انتخاب کی منظوری اگر ملکی امیر دیتا ہے تو قواعد اسے اس کی اجازت دیتے ہیں۔لیکن امراء کو کثرت رائے کا عموماً احترام کرنا چاہئے۔حضور انور نے انتخابات کے بارے میں بعض اہم ہدایات بھی دیں۔حضور انور نے شروع میں تلاوت کی گئی آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ انصاف کے ساتھ اپنے عہدوں اور تفویض کردہ کاموں کو سرانجام دو۔پس عہدے کوئی بڑائی نہیں بلکہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جسے دعاؤں کے ساتھ نبھانے کی ضرورت ہے۔عہدیداروں کو اپنے نمونے قائم کرتے ہوئے دینی حقوق کے ساتھ دنیاوی حقوق کی بھی مثال قائم کرنی چاہئے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مومن قرآنی تعلیم کی مطابق حتی الوسع خدا اوراس کی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہدوں کے ہر ایک پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔قرآن کریم میں بیان لباس التقویٰ کے لفظ کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ پس جب تک تقویٰ کے معیار اونچے نہیں ہوں گے اس وقت تک اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

حضور انور نے عہدیداروں کی خوبیوں اور عمدہ اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مومنوں کی علامت ہے کہ جب وہ عہد کریں تو اپنے عہدوں کو پورا کرتے ہیں ۔خوبصورت معاشرے کے لئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے، اس لئے فرمایا کہ تم ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارو۔ ہر ایک کے ساتھ عزت اور احترام سے پیش آؤ۔ پھر عہدیداران جماعتی اموال کو خاص طور پر بہت احتیاط سے خرچ کریں۔اسراف نہیں ہونا چاہئے ۔پھر یہ کہ وہ لغویات سے پرہیز کرنے والے ہیں۔اسراف کرنے سے تو بچیں مگر بخیل اور کنجوس نہ ہو جائیں۔ جہاں جائز ضرورت ہو وہاں خرچ بھی کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا کہ عہدیداران کو چاہئے کہ غصے پر قابو پانے والا ہو۔اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی عزت کا خیال رکھے اور لوگوں سے نرمی، ملائمت اور بشاشت سے پیش آئے۔ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔فرمایا کہ عہدیداروں میں مہمان کی عزت کا وصف بھی ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ اخلاق منتخب عہدیداروں کے لئے بھی ہیں اور مستقل جماعت کے کارکنان کے لئے بھی ضروری ہیں۔پھر عہدیداروں کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت تواضع اور عاجزی بھی ہے۔عاجزی ہر عہدیدار اور ہر احمدی کی طبیعت کا خاصہ ہونا چاہئے۔اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔فرمایا کہ خاص طور پر وہ عہدیدار جن کے ذمہ فیصلوں کا کام ہے۔لوگوں کے درمیان صلح صفائی کروانے کا کام ہے۔اصلاحی کمیٹیاں یا قضاء ہے۔ان سب کو خدا تعالیٰ کا حکم یاد رکھنا چاہئے کہ انصاف کرو وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔پس ہر فیصلہ انصاف پر ہونا چاہئے۔فرمایا کہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہر امیر اور ہر صدر کی اور عہدیدار کی یہ ہے کہ نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔اللہ تعالیٰ افراد جماعت کو بھی، تمام عہدیداران کو بھی جو منتخب ہو چکے ہیں یا منتخب ہونے والے ہیں اور مجھے بھی اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 16/اپریل 2013ء صفحہ اوّل)

فیصلہ جات مجلس شوریٰ انصاراللہ جرمنی

منعقدہ 21،22 نومبر 2015ء

تجویز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ U.K کے موقع پر 20 ستمبر 2015ء کو مجلس انصاراللہ کے قیام پر پچھتر سال مکمل ہونے پر تمام دنیا کے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

''جو چیز ہمارے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہر سال جو گزرتا ہے وہ اس جائزے کی طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہمارا اصل مقصد دین میں ترقی کرنا ہے۔اور اسے ہم نے کس حد تک حاصل کیا ہے۔اگر ہمارے قدم آگے نہیں بڑھ رہے اور ہم وہیں کھڑے ہیں تو ہم نام کے انصاراللہ ہیں۔ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار دیکھنے ہیں۔ ہمیں اپنی قربانیوں کے معیار دیکھنے ہیں۔ہمیں اپنی عملی، اخلاقی حالتوں کے معیار دیکھنے ہیں۔ہمیں اپنی ان کوششوں کو دیکھنا ہے جو دین کو پھیلانے کے لئے ہم کر رہے ہیں۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے کہ کس طرح ہم اپنی عبادتوں، اور اپنی قربانیوں کے معیار بلند کر سکتے ہیں۔اپنی عملی اور اخلاقی حالتوں میں بہتری لا سکتے ہیں اور کس طرح دین کو پھیلانے کے لئے ہم اپنا بھرپور کردار ادا کر سکتے ہیں۔ (نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی)

سفارشات سب کمیٹی و شوریٰ

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔''جب عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم ہو جائیں گے یا یہ معیار حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے کوشش شروع ہو جائے گی تو باقی نیکیاں بھی جو انسان کو خدا کے قریب کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں ان کی طرف بھی توجہ پیدا ہونی شروع ہو جائیگی۔'' (خطباتِ مسرور جلد سوم صفحہ 374)

☆ عبادتوں کے معیار بلند کرنے کے لئے بنیادی چیز نماز ہے۔تمام انصار نماز کی ادائیگی کو یقینی بنائیں۔انصاراللہ کو نمونہ بننا چاہئے تا کہ اولاد پر اس کا نیک اثر ہو۔ نیز نماز تہجد پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔اسی طرح نوافل کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

☆ جماعتی رسائل، سرکلر وغیرہ میں نماز کی اہمیت پر مضامین شائع ہوتے رہیں۔اسی طرح نماز کی اہمیت پر آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ کے ارشادات انصار تک پہنچائے جائیں۔نیز حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب اسلامی نماز کو ہر ناصر تک پہنچایا جائے۔

☆ مجلس عاملہ کے اجلاسات میں نمازوں کا جائزہ لیا کریں اور سست افراد کو حکمت کے ساتھ توجہ دلاتے رہیں۔اسی سلسلہ میں تربیتی اصلاحی کمیٹی کو فعال کیا جائے۔نیز تمام انصار خصوصاً عہدیدار نمونہ بنتے ہوئے مساجد، نماز سنٹرز میں نماز باجماعت کے لئے جائیں اور کم از کم روزانہ ایک نماز مسجد یا نماز سنٹر میں ادا کریں۔کمزور انصار کو ساتھ لے کر جائیں۔

☆ روزانہ تلاوت قرآن کریم کی طرف خصوصی توجہ دیں۔روزانہ کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں۔

☆ عبادات کے معیار بلند کرنے کے لئے حضور اقدس کے خطبات اور خطابات سننے کی طرف خصوصی توجہ کی جائے۔اسی سلسلہ میں بار بار یاددھانی کروائی جاتی رہے۔نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاسز و دیگر پروگراموں کو انصار بچوں کے ساتھ مل کر گھروں میں دیکھیں۔اس طرح تربیت کے ساتھ ساتھ خلافت سے تعلق بھی مضبوط ہوگا۔تمام انصار خلیفۂ وقت کی خدمت میں نہ صرف خود دعائیہ خطوط لکھیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی شامل کریں۔

☆ خلیفۂ وقت کے بابرکت وجود سے فائدہ اٹھانے کے طریق بتائے جائیں۔خلافت سے مضبوط تعلق قائم کرنا اور اخلاص و وفا میں بڑھنا ہر ناصر کے لئے ضروری ہے بلکہ اولادوں کو بھی خلافت سے مضبوط تعلق قائم کروائیں۔اس کے لئے بار بار کی یاددھانی کے ساتھ خطبات کی اہمیت کا گھروں میں ذکر ہو۔ہر خطبہ پر والدین بچوں کی ساتھ ڈسکشن کریں۔اس سلسلہ میں انصاراللہ کو مواد بھی مہیا کیا جائے۔

☆ انصار کے محاسبہ کے لئے انفرادی جائزہ فارم تیار کر کے مجالس میں بھجوایا جائے جس میں نماز، تلاوت قرآن کریم، خطبات امام وغیرہ کا جائزہ لیا جائے۔

☆ مقامات مقدسہ کی زیارت بھی عبادت کے معیار بلند کرنے میں مدد ہوتی ہے۔ انصار کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

☆ قربانیوں کے معیار بلند کرنے کے لئے قرآنی تعلیمات، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور قربانیوں کے بارے میں خلفاء سلسلہ کے بیان فرمودہ واقعات اور ارشادات بار بار انصار کے سامنے بیان کئے جائیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا صرف انصار اللہ کا ممبر ہونا مقصد نہیں بلکہ ان مقاصد کے حصول کے لئے اپنی جان، مال، وقت قربان کرنا اصل مقصد ہے۔ (خطاب اجتماع انصار اللہ یو کے 2015ء) قربانیوں کے معیار بلند کرنے کے لئے نہ صرف مالی قربانی بلکہ نفس کی قربانی اور وقت کی قربانی، جماعتی کاموں اجلاسات وغیرہ میں شامل ہونا اور نمونے قائم کرنے ہیں تا کہ نوجوان نسل کی تربیت کا ذریعہ بن سکیں۔

☆ انصار اللہ میں نادہندگان کی تعداد میں کم از کم 50% کمی کے لئے کوشش کی جائے۔

☆ نظام وصیت میں جو انصار شامل نہیں ہیں وہ اس میں شامل ہوں۔ امسال کم از کم 500 نئی وصایا کروائی جائیں۔

☆ انصار اللہ کی اہم ذمہ داری نئی نسل کی تربیت ہے۔ جس کے لئے عملی حالت کا عمدہ ہونا ضروری ہے۔ خیرکم خیرکم لاھلہ کا نمونہ ہوں۔

☆ عملی اور اخلاقی حالتوں کے معیار بلند کرنے کے لئے بھی انصار اپنے نمونے قائم کریں۔ اخلاقیات پر اسلامی تعلیم کو بار بار بیان کیا جائے۔ گھروں میں MTA دیکھنے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ نیز جدید ذرائع کو استعمال کیا جائے۔

☆ الناصر اور سرکلر میں تسلسل کے ساتھ تربیتی مضامین شائع ہوتے رہیں۔

☆ بڑی مجالس میں علیحدہ اور چھوٹی مجالس کو ملا کر تربیتی سیمینار منعقد کئے جائیں جس میں ان موضوعات پر بات کی جائے۔ اسی طرح باہمی ناراضگی اور رنجشوں کو دور کرنے کے لئے انصار اللہ اپنا کردار ادا کرے۔

☆ اعلیٰ اخلاق سیکھنے کے لئے تمام انصار سیرۃ النبیﷺ کا مطالعہ کریں۔

☆ تبلیغ کی اہمیت و برکات پر مضامین شائع کئے جائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور آپ کے خلفاء کے ارشادات ہر ناصر تک پہنچائے جائیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر کہ جرمنی میں رہنے والے ہر فرد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچنا چاہیئے۔ تمام انصار کو تبلیغ کے سلسلہ میں جماعتی پروگرامز میں بھر پور حصہ لینا چاہیئے۔ اسی طرح ہمسائیوں کو اور ذاتی روابطہ بڑھا کر انفرادی تبلیغ کے ذریعہ پیغام پہنچایا جائے۔

☆ جماعتی تبلیغی پروگرامز، سٹال، فلائر کی تقسیم، تبلیغی میٹنگز، اسلام قرآن نمائشوں و دیگر پروگرامز میں انصار اپنی خدمات پیش کریں۔

☆ باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ لائبریریوں میں قرآن کریم اور دیگر کتب رکھوائی جائیں۔

☆ داعیان تیار کر کے ان سے تبلیغی کام لئے جائیں۔ اس سلسلہ میں کلاسز ہوں۔

☆ ہر ناصر ہر ماہ 10 فلائر تقسیم کرے اور سال میں کم از کم 100 فلائر تقسیم کرے اس طرح امسال انصار اللہ کے ذریعہ پانچ لاکھ فلائر تقسیم کا ٹارگٹ رکھا جائے۔

☆ جلسہ سالانہ جرمنی پر مجلس انصار اللہ کم از کم پانچ سو زیر تبلیغ مہمانوں کو لے کر آئے۔

☆ ہر ماہ عاملہ کے اجلاس پر تبلیغی مساعی کا جائزہ لیا جائے۔

☆ حضور اقدس کے اس ارشاد پر ہمیشہ عمل جاری رہے ''دعاؤں پر بہت زور دیں۔''

ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: ''مجلس شوریٰ کی تمام سفارشات منظور ہیں اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان پر بھر پور طور پر عمل کرنے اور کرانے کی توفیق دے اور آپ کی جملہ مساعی میں برکت عطاء فرمائے۔'' آمین

(محمد اشرف ضیاء۔ قائد تربیت مجلس انصار اللہ جرمنی)

قیادت تعلیم

تعلیمی نصاب ماہ جنوری 2016ء:

نماز با ترجمہ : اس ماہ میں نماز ترجمہ کے ساتھ یاد کریں اور زعیم صاحب مجلس کو بتائیں۔

قرآنی دُعا :رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ

ترجمہ :۔اے میرے رب !اپنی بھلائی میں سے جو کچھ تو مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔ (سورۃ القصص25)

حدیث نبوی ﷺ: علم سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَا لَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ (ابن ماجۃ) چالیس جواہر پارے ص151)

ترجمہ:انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے۔کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے۔

تشریح :چونکہ اسلام کی بنیاد اس یقینی علم پر ہے۔جو خدا کی طرف سے آخری شریعت کی صورت میں نازل ہوا ہے۔اور پھر اسلام ہر بات کو دلیل کے ذریعہ منواتا ہے۔اس لئے اسلام میں علم کے حصول کے لئے انتہائی تاکید کی گئی ہے۔اور یہ حدیث ان بہت سی حدیثوں میں سے ایک ہے جن میں آنحضرت ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو علم سیکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔اور اس ہدایت پر آپ کو اتنا اصرار تھا۔کہ ایک دوسری حدیث میں آپ فرماتے ہیں کہ ’’علم سیکھو خواہ اس کے لئے تمہیں چین کے کناروں تک جانا پڑے۔‘‘اور یاد رہے کہ اس زمانے کے حالات کے لحاظ چین کا ملک نہ صرف عرب سے ایک دور ترین ملک تھا۔بلکہ اس کے استے بھی ایسے مخدوش تھے۔کہ وہاں تک پہنچنا غیر معمولی اخراجات اور غیر معمولی کوفت اور غیر معمولی خطرے کا موجب تھا۔ا لئے آنحضرت ﷺ نے چین کے ملک کو مثال کے طور پر بیا فرما کر در اصل اشارہ یہ کیا ہے کہ خواہ تمہیں علم حاصل کرنے کے لئے کتنی ہی دور جانا پڑے اور کیسی ہی تکلیف کا سامنا ہو۔علم وہ چیز ہے کہ اس کے لئے مومن کو ہر تکلیف اٹھا کر اس کے حصول کا دروازہ کھولنا چاہئے۔چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ بعض اوقات ابتدائی مسلمان آنحضرت ﷺ کی ایک ایک حدیث سننے کے لئے سینکڑوں میل دور کا سفر اور غیر معمولی اخراجات برداشت کر کے صحابہ کی تلاش میں پہنچتے تھے۔چنانچہ جب ایک شخص مدینہ سے سینکڑوں میل کا سفر اختیار کر کے آنحضرت ﷺ کے صحابی ابو درداء کے پاس ایک حدیث سننے کی غرض سے دمشق آیا۔تو ابو درداء نے اسے وہ حدیث بھی سنائی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنے کی غرض سے کسی رستہ کا سفر اختیار کرتا ہے۔تو خدا تعالیٰ اس کے لئے اس علم کے علاوہ جنت کا رستہ بھی کھول دیتا ہے۔اور ایک دوسری حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک انسان کا درجہ ایک ایسے عابد انسان کے مقابلہ پر جو اپنی عبادت کے باوجود علم سے خالی ہے ایسا ہے کہ جیسے عام ستاروں کے مقابلہ پر چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے اور ایک تیسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ ایک عالم انسان شیطان پر ہزاروں عابدوں سے بھی زیادہ بھاری ہوتا ہے۔اور ایک چوتھی حدیث میں فرماتے ہیں کہ علماء گویا نبیوں کے وارث ہوتے ہیں مگر جیسا کہ چوتھی حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے سچا علم وہی ہے جس کے ساتھ نیکی اور تقویٰ شامل ہو۔

الغرض اسلام میں علم کے حصول کی انتہائی تاکید کی گئی ہے اور سچے علم کا وہ مقام تسلیم کیا گیا ہے جو ایمان کے بعد کسی دوسری چیز کو حاصل نہیں اور پھر علم کو غیر محدود چیز قرار دے کر ہدایت کی گئی ہے کہ خواہ تمہیں کتنا ہی علم حاصل ہو جائے پھر بھی مزید علم کے حصول کی کوشش کرتے رہو۔چنانچہ اور تو اور خود فخر موجودات سرور کائنات سید الرسل حضرت خاتم النبیین ﷺ کو خدا تعالیٰ قرآن شریف میں یہ دعا سکھاتا ہے۔

قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا. یعنی اے رسول ﷺ تم ہمیشہ دعا مانگتے رہو کہ خدایا میرے علم میں بیش از بیش ترقی عطا کر‘‘اور پھر جیسا کہ حدیث زیر نظر میں صراحت کی گئی ہے آنحضرت ﷺ نے علم کے حصول کو صرف مردوں تک محدود نہیں کیا بلکہ عورتوں کو بھی اسی طرح تاکید فرمائی ہے۔مگر افسوس ہے کہ تاکیدوں کے باوجود آج کل مسلمان مردوں اور عورتوں کا علمی معیار دوسری قوموں کے مقابلہ پر اعلیٰ ہونا تو درکنار کافی ادنیٰ اور پست ہے۔دنیا کے عالم ترین مصلح کی امت کا یہ نمونہ یقیناً بے حد قابل افسوس ہے اور وقت ہے کہ مسلمان اپنے فرض کو پہچان کر دین و دنیا کے علم میں نہ صرف اوّل نمبر حاصل کرنے کی کوشش کریں بلکہ اس مقام کو پہنچیں جس کی گرد کو بھی کوئی دوسری قوم نہ پا سکے۔(چالیس جواہر پارے صفحہ 113-114۔نظارت نشر و اشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان)

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مارچ 1907ء میں یہ الہام ہوا۔اس الہام کو زبانی یاد کریں۔

’’ خدا تجھے ایک غیر معمولی عزت دے گا اور ہر ایک نعمت کے دروازے تیرے پر کھولے جاویں گے۔ خدا کا یہ ارادہ نہیں کہ تجھے مشکلات میں ڈالے بلکہ وہ ہر ایک بات میں تیرے لئے سہولت پیدا کرے گا۔‘‘ (بدر جلد 6 نمبر 14 مورخہ 14/ اپریل 1907ء ص 3۔ تذکرہ صفحہ 594)

مطالعہ کتب: قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ جرمنی نے برائے مطالعہ سال 2016ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف (حجۃ الاسلام) مقرر کی ہے۔ اس ماہ کتاب کے چند صفحات کا بغور مطالعہ کریں۔ زعماء مجالس اس بات کی نگرانی کریں کہ ہر ناصر اس کتاب کا مطالعہ کرے اور اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ کے ساتھ علیحدہ کاغذ پر مرکز ارسال کریں۔ نوٹ: یہ کتاب حجۃ الاسلام جماعتی ویب سائیٹ alislam.org پر نیز بیت السبوح میں احمدیہ بک سٹال پر موجود ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں: جس کا دل ہر حسد اور کینہ سے پاک ہے۔ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ ایک بار اپنے صحابہ کے درمیان رونق افروز تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے کلمات طیبات موتیوں کی طرح جھڑ رہے تھے۔ اور غلامان محمد ﷺ ان جواہر کو اپنے دامن میں سمیٹ رہے تھے۔ اسی دوران اچانک آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ابھی تمہارے پاس ایک ایسا آدمی آئے گا جو اہل جنت میں سے ہے۔‘‘

اتنے میں ایک انصاری صحابی آئے جن کی داڑھی سے وضو کے قطرے گر رہے تھے۔ صحابہ انہیں غور سے دیکھتے رہے مگر ان کی کوئی ایسی علامت اور عمل نظر نہ آیا جس کی بنا پر اس دنیا میں ہی جنت کی بشارت پانے کے مستحق ہوئے تھے۔ دوسرے دن مجلس میں رسول کریم ﷺ نے پھر فرمایا کہ ’’ابھی یہاں پر ایک ایسا آدمی آنے والا ہے جو جنتی ہے۔‘‘ اور پھر وہی صحابی گزشتہ دن والی حالت اور ہیئت میں آئے۔ صحابہ سوچتے رہے مگر معمہ حل نہ ہوا۔ تیسرے دن بھی جب یہی واقعہ پیش آیا تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے رہا نہ گیا اور وہ مجلس کے خاتمہ پر اس انصاری کے پیچھے چل پڑے۔ کچھ دور جا کر انہوں نے اس انصاری سے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں دو تین دن آپ کے پاس قیام کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بخوشی اجازت دے دی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں تین دن رات اس صحابی کی خدمت میں رہا اور خوب مطالعہ کیا۔ مگر میں نے ایک رات بھی نہیں دیکھا کہ وہ رات کو غیر معمولی عبادت کرتے ہوں۔ ہاں یہ ضرور تھا کہ رات کو جب بھی ان کی آنکھ کھلتی اور بستر پر کروٹ بدلتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر شروع کر دیتے۔ دوسرے یہ کہ میں نے انہیں اچھی بات کے سوا اور کچھ کہتے نہیں سنا۔ حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں۔ جب میرا عرصہ قیام ختم ہونے لگا اور قریب تھا کہ میں ان کے مذکورہ بالا اعمال کا حقیر جان کر واپس آجاتا میں نے اس صحابی سے عرض کیا کہ: میں ایک خاص وجہ سے آپ کے پاس آیا تھا میں نے تین مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابھی تمہارے پاس ایک ایسا آدمی آئے گا جو اہل جنت میں سے ہے اور تینوں مرتبہ آپ ہی سامنے آئے۔ تب میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ کے پاس رہوں اور دیکھوں کہ آپ کون سا ایسا عمل بجالاتے ہیں جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنتی قرار دیا ہے تا کہ میں بھی جنت کے حصول کے لئے آپ کی اقتداء کروں۔ مگر میں نے آپ کو کوئی غیر معمولی عمل بجالاتے ہوئے نہیں دیکھا اب آپ ہی اس راز سے پردہ اٹھائیں۔ یہ سن کر وہ انصاری بولے اے میرے بھتیجے میں کوئی خاص عمل تو نہیں بجالاتا مگر یہ بات ضرور ہے کہ میں کسی مسلمان کے لئے دل میں کھوٹ نہیں رکھتا اور کسی کے لئے بھی دل میں کینہ لے کر نہیں سوتا اور ہر قسم کے حسد سے میرا دل پاک ہے۔ تب میں نے کہا کہ یقیناً یہی وہ عمل ہے جس نے آپ کو جنت کا مستحق بنا دیا ہے۔

(مجمع الزوائد کتاب الادب باب سلامہ الصدر من الغش جلد 8 ص 76)

یہی جنت یہی دار الاماں ہے: اس بات میں کیا شک ہے کہ جس کا دل ہر قسم کے کینہ اور بغض سے پاک ہوتا ہے۔ جو صاف دل لے کر سوتا اور صاف دل کے ساتھ جاگتا ہے اس کو یقیناً ایک قلبی جنت عطا کی جاتی ہے۔ پس اس انصاری کا واقعہ اہل جنت کے ان دلی جذبات کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ جس کا نقشہ قرآن کریم نے اس طرح کھینچا ہے۔ وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ (الحجر 48) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنتیوں کے سینوں میں جو کینہ وغیرہ بھی ہوگا۔ اسے ہم نکال دیں گے۔ وہ بھائی بھائی بن کر جنت میں رہیں گے اور تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ انہی بزرگ اہل اللہ میں سے ایک حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بھی تھے۔ ان کا کردار بھی اس آیت قرآنی کے مطابق تھا۔ وہ قرآن کریم سے بعض مضامین کا استدلال کرتے ہوئے مختصر نوٹ لکھا کرتے تھے نوٹ نمبر (300) کا عنوان ہے۔ ’’سب قصور معاف کر کے سویا کرو‘‘ اس کے تحت لکھتے ہیں۔ وَلْيَعْفُوْا وَ لْيَصْفَحُوْا ... (سورۃ نور 23) پس چاہئے کہ وہ معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تم کو بخش دے۔ اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر انسان لوگوں کو معاف کرنے اور درگزر کرنے کی عادت ڈال لے تو یوں بھی اس کا دل خوش ہوتا ہے اور خدا کے ہاں سے بخشش کا وعدہ جو ہے مزید برآں سب سے آسان طریقہ اس عمل کا یہ ہے کہ جب رات کو سونے لگے تو زبان سے یہ الفاظ واضح طور پر بلکہ بلند آواز سے کہے کہ ’’اے اللہ مجھے کسی بھائی سے عداوت نہیں ہے اور اگر کسی نے میرا کسی قسم کا قصور بھی کیا ہے تو وہ میری طرف سے معاف

ہے۔تو بھی اسے معاف کر اور مجھے اپنے فضل سے بخش دے۔'' میرا تو یہ سالہا سال کا مجرب عمل ہے اور کبھی میں نے کسی شخص کی بابت اپنے دل میں عداوت اور کینہ نہیں محسوس کیا اور کبھی میں کسی کا بغض اپنے دل میں لے کر نہیں سویا۔(الفضل 16 ستمبر 1938ء صفحہ 3)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے جب تحریک جدید کا اعلان کیا تو یہ بھی فرمایا کہ دشمن کے مقابلہ میں بنیان مرصوص بننے کے لئے ضروری ہے کہ **رحماء بینھم** کا نظارہ پیش کیا جائے۔آپ نے جلسہ سالانہ پر 27 دسمبر 1934ء کو اس نصیحت پر عملدرآمد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔تمام احمدیوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ جاؤ اور اپنے دوسرے بھائیوں کے گلے سے لپٹے رہو۔حتیٰ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پاس پہنچ جاؤ۔مسجد اقصیٰ میں جب میں نے اعلان کیا کہ آپس کی ناراضگیاں دور کردو اور بنیان مرصوص بن کر دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ تو قادیان کے احمدیوں نے کہا ہم ایسا ہی کرنے کے لئے تیار ہیں اور باہر کے احمدیوں نے لکھا کہ کاش ہم بھی اس وقت موجود ہوتے۔آج باہر کے ہزاروں احمدی یہاں موجود ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ میں نے انہیں خدا کا پیغام پہنچا دیا۔تم اس وقت ایک یتیم قوم ہو تم پر مصائب پر مصائب آئیں گے اور تمہیں بھائیوں کی طرح رہنا ہوگا۔جاؤ اپنے ان بھائیوں کے گلے مل جاؤ جس سے تمہیں کسی قسم کی ناراضگی اور رنج ہے۔جاؤ اور ان سے مل جاؤ۔کیا میں نے تمہیں خدا کا یہ پیغام پہنچا دیا ہے۔(اس پر تمام مجمع نے متفق اللسان ہو کر کہا! ہاں حضور نے پیغام پہنچا دیا)(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول ص 105)

یہ پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے خطبہ جمعہ 25 جولائی 2014ء میں پھر دہرایا ہے۔پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس پر عمل کی توفیق پاتے ہیں۔

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطرز سوال و جواب:

سوال نمبر 1:۔حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی ولادت باسعادت کب ہوئی ؟

جواب :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام 13 فروری 1835ء بمطابق 14 شوال 1250ھ بروز جمعہ طلوع فجر کے بعد قادیان میں پیدا ہوئے۔

سوال نمبر 2 کیا حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ کسی اور بچے کی ولادت بھی ہوئی ؟

جواب :۔ جی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ آپ کی بہن جنت صاحبہ کی پیدائش ہوئی جو جلد ہی فوت ہوگئیں۔

سوال نمبر 3:۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ابتدائی تعلیم کب اور کن سے حاصل کی ؟

جواب :۔ حضورؑ نے ابتدائی تعلیم 1842ء تا 1846ء میں منشی فضل الٰہی صاحب اور مولوی فضل احمد صاحب سے حاصل کی۔

سوال نمبر 4:۔ حضرت مسیح موعودؑ کی پہلی شادی کب اور کس سے ہوئی ؟

جواب :۔ حضورؑ کی پہلی شادی 1852ء میں آپ کی ماموں زاد حرمت بی بی صاحبہ بنت مرزا جمعیت بیگ صاحب سے ہوئی۔

سوال نمبر 5:۔ حضرت مسیح موعودؑ نے نحو، منطق، حکمت اور دیگر علوم کی تعلیم کب اور کن سے حاصل کی؟

جواب :۔ حضورؑ نے نحو منطق، حکمت اور دیگر مروجہ علوم کی تعلیم 1853ء میں مولوی گل علی شاہ صاحب سے حاصل کی۔

سیرت حضرت مولوی حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

سوال نمبر 1:۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی ؟

جواب :۔ حضورؓ 1841ء میں بھیرہ ضلع سرگودھا کے محلہ معماراں میں پیدا ہوئے ۔

سوال نمبر 2:۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے والد اور والدہ صاحبہ کا نام بتائیں ؟

جواب :۔حضورؓ کے والد کا نام حافظ غلام رسول صاحب اور والدہ کا نام نور بخت صاحبہ تھا ۔

سوال نمبر 3:۔حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی کنیت کیا تھی ؟

جواب :۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی کنیت ابواسامہ تھی ۔

سوال نمبر 4 :۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے حج بیت اللہ کے لئے حرمین شریفین کا سفر کب اختیار کیا ؟

جواب :۔ حضورؓ نے حج بیت اللہ کے لئے حرمین شریفین کا سفر 1865ء میں کیا۔

سوال نمبر 5 :۔حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی پہلی شادی کب اور کس سے ہوئی ؟

جواب :۔حضورؓ کی پہلی شادی محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ سے 1871ء کو ہوئی ۔

سیرت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال نمبر1:۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی ولادت کب ہوئی ؟

جواب :۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی ولادت 12 جنوری 1889ء بروز ہفتہ قادیان میں ہوئی۔

سوال نمبر2:۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کا عقیقہ کب ہوا ؟

جواب :۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کا عقیقہ 18 جنوری 1889ء بروز جمعہ ہوا ۔

سوال نمبر3:۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ مسیحیت کے بعد پہلا سفر کب اور کہاں کا کیا ؟

جواب :۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے 3 مارچ 1891ء کو پہلا سفر لدھیانہ کا کیا ۔

سوال نمبر4:۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی تعلیم القرآن کی ابتدا کب ہوئی ؟

جواب :۔ حضورؓ کی تعلیم القرآن کی ابتدا 1895ء میں ہوئی ۔

سوال نمبر5:۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے قرآن مجید ناظرہ کن سے پڑھا ؟

جواب :۔ حضورؓ نے قرآن مجید ناظرہ حافظ احمد اللہ صاحب سے پڑھا ۔

سیرت حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

سوال نمبر1:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ولادت باسعادت کب اور کہاں ہوئی ؟

جواب :۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ولادت باسعادت 15 نومبر 1909ء قادیان میں ہوئی۔

سوال نمبر2 :۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بچپن میں کس نے پرورش کی ؟

جواب :۔ بچپن میں آپ کی پرورش حضور کی دادی جان حضرت اماں جان نے کی ۔

سوال نمبر3:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ختم القرآن کی تقریب کب منعقد ہوئی ؟

جواب :۔ آپ کی ختم القرآن کی تقریب 24 مارچ 1917ء کو ہوئی ۔

سوال نمبر4:۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کس جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے تلاوت کروائی ؟

جواب :۔ آپ نے جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ 27 دسمبر 1921ء کے موقع پر کروائی ۔

سوال نمبر5 :۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے قرآن مجید کب حفظ کیا ؟

جواب :۔ آپ نے 17/ اپریل 1922ء کو قرآن مجید حفظ کیا ۔

سیرت حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

سوال نمبر1:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کب اور کہاں پیدا ہوئے ؟

جواب :۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 18 دسمبر 1928 کو قادیان میں پیدا ہوئے۔

سوال نمبر2 :۔ جس دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پیدا ہوئے اس سے اگلے دن کیا خاص بات ہوئی تھی ؟

جواب :۔ آپ کی پیدائش کے اگلے دن قادیان میں پہلی بار ریل گاڑی پہنچی تھی ۔

سوال نمبر3 :۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی والدہ حضرت اُم طاہر کی وفات کب ہوئی ؟

جواب :۔ حضرت اُم طاہر کی وفات 5 مارچ 1944ء کو ہوئی ۔

سوال نمبر4 :۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے میٹرک کا امتحان کب اور کہاں سے پاس کیا ؟

جواب :۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے میٹرک کا امتحان 1944ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے پاس کیا ۔

سوال نمبر 5 :۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کب لیا ؟

جواب :۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 7 دسمبر 1949ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا ۔

سیرت حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس اید اللہ تعالیٰ بنصر العزیز:

سوال نمبر 1:۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی ؟

جواب :۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ولادت 15 ستمبر 1950ء کو ربوہ میں ہوئی ۔

سوال نمبر 2:۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا رشتہ ہے ؟

جواب :۔آپ حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے ہیں ۔

سوال نمبر 3:۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مصلح موعودؓ سے کیا رشتہ ہے ؟

جواب :۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نواسے ہیں۔

سوال نمبر 4 :۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نظام وصیت میں کب شامل ہوئے ؟

جواب :۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نظام وصیت میں 1967 ء میں شمولیت اختیار کی ۔

سوال نمبر 5:۔ نظام وصیت میں شمولیت کے وقت حضور انور کی عمر کیا تھی؟

جواب :۔ نظام وصیت میں شمولیت کے وقت حضور انور کی عمر ساڑھے سترہ سال تھی ۔

(مبشر احمد۔قائد تعلیم مجلس انصاراللہ جرمنی)

قیادت تعلیم القرآن

قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں :

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس اید اللہ تعالیٰ بنصر العزیز بسلسلہ تعلیم القرآن اراکین مجلس انصاراللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔’’سب ذیلی تنظیموں کو اس سلسلہ میں کہتا ہوں کہ کوشش کرنی چاہئے ۔لیکن خاص طور پر انصاراللہ کو کیونکہ ان کے ذمہ یہ کام لگایا گیا تھا۔اور اسی لئے ان کے یہاں ایک قیادت اس لئے ہے جو ’’تعلیم القرآن‘‘ کہلاتی ہے۔اگر انصار پوری توجہ دیں تو ہر گھر میں باقاعدہ قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے کی کلاسیں لگ سکتی ہیں ۔۔انصاراللہ کے ذمہ خلافت ثالثہ میں یہ لگایا گیا تھا، کہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کریں۔’’قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں، گھروں کو بھی اس نور سے منور کریں۔‘‘ (خطبہ جمعہ 24 ستمبر 2004ء)

اس پیغام کی روشنی میں زعماء مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قرآن مجید کو پڑھنے اور پڑھانے کے جہاد کبیر میں شامل ہوں اور اس بات کی نگرانی کریں کہ ہر ناصر کم از کم قرآن مجید ناظرہ جانتا ہو۔اس کے لئے کلاسز کا انظام کریں ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(نیر اقبال قائد تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ جرمنی)

کیا آپ نے سو مساجد سکیم میں ادائیگی کر دی ہے؟: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ۔ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی،تو ان کے لئے ان کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔‘‘(البقرۃ:275)

حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔اپنے روپوں کی تھیلی کا منہ بند کر کے کنجوسی سے نہ بیٹھ جاؤ۔ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا فرمایا کہ جتنی طاقت ہے کھول کر خرچ کرو اللہ پر توکل کرو، اللہ دیتا چلا جائے گا۔(بخاری کتاب الزکوۃ) آپکی خدمت میں وعدہ جات کے لئے فارم ارسال کئے گئے ہیں، سو مساجد سکیم میں دل کھول کر وعدہ جات اور ادائیگیاں کروائیں ۔اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطاء فرمائے ہیں۔آمین

(بشارت نور اللہ۔معاون صدر برائے سو مساجد)

مجلس انصاراللہ جرمنی کے انتظامی ڈھانچے میں اہم تبدیلی

یکم جنوری 2016ء سے انصار کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے نیز مجلس انصاراللہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے مجلس انصاراللہ جرمنی کے انتظامی ڈھانچے میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں۔آئندہ سے زونل ناظمین اور ناظمین علاقہ کا نظام قائم کیا جارہا ہے۔کچھ مجالس کو ملا کر زون کا نام دیا گیا ہے اسی طرح چند زون کو ملا کر علاقہ جات تشکیل دیئے گئے ہیں۔اللہ کرے کہ انتظامی طور پر یہ تبدیلی ہر لحاظ سے مبارک وبابرکت ہو اور ہم سب مل کر پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق پائیں نیز اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور خوشنودی کے وارث بنیں۔اللہ تعالیٰ ہماری مدد اور رہنمائی فرمائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔زون اور ریجنز کی تقسیم درج ذیل ہے۔ (چوہدری افتخار احمد صدر مجلس انصاراللہ جرمنی)

بائیں سے دائیں طرف دیکھیں۔

	Alaqa Süd	9.	Stuttgart **(Zone Württemberg Nord)**		**Frankfurt City**
	Zone Baden Heidelberg	10.	Waiblingen (Zone Württemberg Nord)	1.	Baitul Sabu
1.	Eppelheim		**Zone Württemberg Süd**	2.	Bornheim
2.	Heidelberg	1.	Balingen	3.	Eschersheim
3.	Heilbronn	2.	Ebingen	4.	Frankfurterberg
4.	Mosbach	3.	Radolfzell	5.	Ginnheim
5.	Schwetzingen	4.	Reutlingen	6.	Goldstein
	Zone Baden Kalsruhe	5.	Ulm (Donau)	7.	Griesheim
1.	Bruchsal	6.	Waldshut	8.	Hausen
2.	Freiburg	7.	Weingarten	9.	Höchst
3.	Gaggenau		**Alaqa Bait Ul Jame**	10.	Nied
4.	Karlsruhe		**Zone Dietzenbach**	11.	Noor Moschee
5.	Lahr	1.	Baitul-Hadi	12.	Nordweststadt
6.	Pforzheim	2.	Bait-Ul-Baqi	13.	Rödelheim
	Zone Bayern	3.	Dietzenbach West	14.	Zeilsheim
1.	Augsburg	4.	Dietzebach Mitte		**Alaqa Nasir Bagh**
2.	Erlangen	5.	Heusenstamm		**Zone Darmstadt**
3.	Hof	6.	Steinberg	1.	Darmstadt City
4.	Frontenhausen		**Zone Hessen West**	2.	Kranichstein Ost
5.	Kempten	1.	Weiterstadt	3.	Kranichstein West
6.	München	2.	Gräfenhausen	4.	Noor Uddin
7.	Neuburg	3.	Griesheim		**Zone Groß-Gerau**
8.	Nürnberg	4.	Dreieich	1.	Büttelborn
9.	Regensburg	5.	Ginsheim	2.	Dornheim
10.	Simbach	6.	Langen	3.	G. G. Auf Esch
11.	Taunstein	7.	Mainz	4.	Gross Gerau Ost
	Zone Mannheim	8.	Neu-Isenburg	5.	Gross Gerau Süd
1.	Ehsan Moschee	9.	Raunheim Nord	6.	Gross Gerau West
2.	Ludwigshafen	10.	Raunheim Süd	7.	Klein Gerau
3.	Mannheim Mitte	11.	Rüsselsheim Nord	8.	Nasir Bagh
4.	Mannheim Nord	12.	Rüsselsheim Ost	9.	Nauheim
5.	Mannheim Ost	13.	Rüsselsheim Süd	10.	Trebur
6.	Viernheim	14.	Rüsselsheim West	11.	Worfelden
	Zone Württemberg Nord		**Zone Offenbach**		**Zone Mörfelden Walldorf**
1.	Aalen	1.	Bait-ul-Jame	1.	Mörfelden Ost
2.	Bietigheim	2.	Baitul Jame Nord	2.	Mörfelden West
3.	Böblingen	3.	Bait-ul-Latif	3.	Walldorf
4.	Calw	4.	Kaiserlei		**Zone Riedstadt**
5.	Ellwangen	5.	Lauterborn	1.	Erfelden
6.	Esslingen	6.	Obertshausen	2.	Goddelau Nord
7.	Göppingen	7.	Rosenhöhe	3.	Goddelau Süd
8.	Renningen		----------------	4.	Leeheim زون کی بقیہ دو مجالس اگلے صفحہ پر بائیں طرف دیکھیں

5.	Stockstadt **(Zone Riedstadt)**	7.	Hamburg Mitte **(Zone Hamburg)**	6.	Hofheim **(Zone Taunus)**
6.	Wolfskehlen **(Zone Riedstadt)**	8.	Heimfeld	7.	Limburg
	Alaqa Mitte	9.	Lurup	8.	Oberursel
	Zone Hessen Mitte Friedberg	10.	Moschee	9.	Steinbach
1.	Bad-Nauheim	11.	Pinneberg	10.	Usingen
2.	Büdingen	12.	Rahlstedt	11.	Niedernhausen 12. Schwalbach
3.	Florstadt	13.	Wandsbek		**Zone Wiesbaden**
4.	Friedberg		**Zone Niedersachsen**	1.	Rüdesheim
5.	Karben	1.	Bremen	2.	Wiesbaden Mitte
6.	Limeshein	2.	Bremerhaven	3.	Wiesbaden Nord
7.	Nidda	3.	Buxtehude	4.	Wiesbaden Ost
8.	Reichelsheim	4.	Delmenhorst	5.	Wiesbaden Süd
9.	Bad Vilbel	5.	Hannover	6.	Wiesbaden West
	Zone Hessen Mitte Marburg	6.	Jesteburg		**Alaqa West**
1.	Frankenberg	7.	Lüneburg		**Zone Nordrhein Ost**
2.	Giessen	8.	Oldenburg	1.	Bergisch-Gladbach
3.	Grünberg	9.	Stade	2.	Betzdorf
4.	Herborn	10	Vechta	3.	Bonn
5.	Marburg		**Zone Sach. Brandenburg**	4.	Euskirchen
6.	Wetter	1.	Berlin Moschee	5.	Gummersbach
7.	Wetzlar	2.	Dresden	6.	Iserlohn
	Zone Hessen Nord Fulda	3.	Leipzig	7.	Köln
1.	Bad Hersfeld	4.	Zwickau-Aue	8.	Leverkausen
.2.	Fulda		**Zone Schleswig-Holstein**	9.	Lüdenscheid
3.	Neuhof	1.	Bad-Segeberg	10.	Olpe
4.	Schlüchtern	2.	Dithmarschen	11.	Pulheim
	Zone Hessen Nord Kasel	3.	Husum	12.	Radevormwald
1.	Göttingen	4.	Kiel		**Zone Nordrhein West**
2.	Immenhausen	5.	Lübeck	1.	Aachen
3.	Kassel	6.	Mahdiabad	2.	Düren
4.	Northeim	7.	Schleswig	3.	Düsseldorf
5.	Wabern	8.	**Alaqa Rhein Taunus**	4.	Neuss
	Zone Mainfranken Dieburg		**Zone Pfalz**	5.	Ratingen
1.	Babenhausen	1.	Alzey	6.	Stolberg
2.	Dieburg	2.	Bad Kreuznach	7.	Viersen
3.	Eppertshausen	3.	Bensheim		**Zone Westfalen Nord**
4.	Grossumstadt	4.	Eich-Worm	1.	Ahaus
5.	Reinheim	5.	Frankenthal	2.	Bielefeld
6.	Rodgau 7. Rödermark	6.	Freinsheim	3.	Herford
8.	Seligenstadt	7.	Homburg Saar	4.	Minden
	Zone Mainfranken Hanau	8.	Kaiserslautern	5.	Münster
1.	Aschaffenburg	9.	Lampertheim	6.	Nordhorn
2.	Gelenhausen	10.	Pfungstadt	7.	Osnabrück
3.	Gemünden		**Zone Rhein Mosel**	8.	Paderborn
4.	Hanau	1.	Bad Marienburg	9.	Rheine
5.	Kitzingen	2.	Koblenz		**Zone Westfalen Süd**
6.	Maintal	3.	Montabauer	1.	Bocholt
7.	Miltenberg	4.	Neuwied	2.	Bochum
8.	Würzburg	5.	Sohren	3.	Borken
	Alaqa Nord	6.	Trier	4.	Recklinghausen
	Zone Hamburg	7.	Wittlich	5.	Dortmund
1.	Altona		**Zone Taunus**	6.	Meschede
2.	Barmbeck	1.	Bad Homburg	7.	Mülheim (Ruhr)
3.	Billstedt	2.	Bad Soden	8.	Soest
4.	Eidelstedt	3.	Flörsheim		-------------
5.	Fuhlsbüttel	4.	Friedrichdorf		-------------
6.	Harburg	5.	Hattersheim		-------------

قیادت تبلیغ

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ’’اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔‘‘ (حٰمٓ السّجدہ: 34) حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے مغربی ممالک کے آفتاب ہدایت سے منور کئے جانے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ حدیث سنن ابن ماجہ کتاب الفتن کے الفاظ تو مغرب کی طرف سے سورج کے طلوع ہونے کی پیشگوئی کر رہے ہیں لیکن کون نہیں جانتا کہ سورج تو مشرق سے ہی نکلتا ہے۔ پھر اس حدیث کا مفہوم کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اس کی تشریح فرمائی ہے جن کے ذریعہ ان ممالک میں اسلام کا بول بالا ہونا مقدر تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ’’طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اس پر بہر حال ایمان لاتے ہیں۔ لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر وضلالت میں ہیں، آفتاب ہدایت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔‘‘ پھر مغربی ممالک میں اسلام احمدیت کی ترقی کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ’’یورپ اور امریکہ کے لوگ ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے تیاری کر رہے ہیں اور اس سلسلہ کو بڑی عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جیسا کہ ایک سخت پیاسا یا بھوکا جو شدّت بھوک اور پیاس سے مرنے پر ہو اور یکدفعہ اس کو پانی اور کھانا مل جائے۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 107)

اسی طرح آپ علیہ السلام نے فرمایا: ’’اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد میں اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جنکے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔‘‘ (اشتہار مورخہ 14/جنوری 1897ء صفحہ 201) یورپ کی روحانی فتح تحریک احمدیت کا بنیادی مقصد اور اس کے نصب العین کا لازمی حصہ ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں: ’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔‘‘ (الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-307)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں یورپ پر اسلام احمدیت کا جھنڈا گاڑنے کی کتنی تڑپ تھی۔ اس کا کسی قدر اندازہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ایک چشم دید واقعہ سے ہوتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کی روایت ہے کہ: ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی تصنیف فرما رہے تھے۔ کسی شخص نے بڑے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مفتی صاحب سے فرمایا کہ آپ دروازہ پر جا کر معلوم کریں کہ کون ہے اور کیا پیغام لایا ہے؟ مفتی صاحب نے دروازہ کھولا تو دستک دینے والے نے بتایا کہ مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی کا امرتسر میں ایک مولوی کے ساتھ مناظرہ ہوا اور امروہی صاحب نے سے شکستِ فاش دی ہے۔ اُسے خوب رگیدا ہے اور لاجواب کر دیا ہے میں یہی خوشخبری حضور علیہ السلام کو سنانے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ یہ پیغام سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا کہ جس زور سے انہوں نے دستک دی اس سے تو میں سمجھا کہ وہ یہ خوشخبری لائے ہیں کہ یورپ مسلمان ہو گیا ہے۔ اندازہ کیجئے حضور علیہ السلام کی قلبی حالت کا۔ آپ کس طرح کی اور کس سطح کی کامیابیاں چاہتے تھے۔ (ذکر حبیب مؤلفہ مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ 52)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندگی بھر دعوت الی اللہ کے کام میں مصروف رہے۔ مخالفینِ اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ واعظین اور مبلغین تیار کرنے کے نظام کی بنیاد ڈالی۔ عربی، اردو، انگریزی میں اشتہارات شائع کئے۔ اُس زمانہ میں بھی مختلف ممالک اور مختلف زبانوں میں آپ تک لٹریچر واخبارات پہنچتے تھے۔ اہلِ دنیا اور بالخصوص اہلِ یورپ کو پیغامِ حق پہنچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو لائحہ عمل اختیار کیا اُسے آپ کے مقدس خلفاء نے بھی اختیار کرتے ہوئے اس آسمانی مہم کو تیزی سے آگے بڑھایا۔ مبارک وہ جو اس جہاد کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی دعاؤں کے حقدار ٹھہریں۔

(ظفر احمد ناگی۔ قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ جرمنی)

ناظمینِ علاقہ 2016ء

نمبر شمار	نام	علاقہ	ٹیلیفون نمبر	موبائل / فیکس
1	مکرم بشیر احمد ریحان صاحب	Bait-Ul-Jame	06142-4083437	0163-7810709
2	مکرم فلاح الدین خان صاحب	Frankfurt City	069-517135	0163-7013769
3	مکرم رفیع احمد خان صاحب	Mitte	06421-95393	0162-7803002
4	مکرم منور اکمل فانی صاحب	Nasir Bagh	06158-822892	0163-4826725
5	مکرم ناصر احمد بٹ صاحب	Nord	04101-403442	0177-7739977
6	مکرم وسیم احمد سندھی صاحب	Rhein Taunus	06157-9374738	01577-3523206
7	مکرم افتخار احمد صاحب	Süd	07151-563449	0174-1863170
8	مکرم خالد محمود صاحب	West	0214-402567	0163-2164990

زونل ناظمین 2016ء

نمبرشمار	نام	زون	ٹیلیفون نمبر	موبائل/فیکس
1	مکرم شبیر احمد صاحب	Baden Heidelberg	06221-7500120	01578-6757913
2	مکرم وسیم احمد صاحب	Baden Karlsruhe		0152-29510393
3	مکرم ملک نثار محمود صاحب	Bayern	08161-9861561	0175-7256680
4	مکرم ملک جمیل احمد صاحب	Darmstadt	06151-7870615	0157-39407518
5	مکرم خلیق اختر بسراء صاحب	Dietzenbach	06074-4852646	0178-2177309
6	مکرم فلاح الدین خان صاحب	Frankfurt City	069-517135	0163-7013769
7	مکرم عزیز احمد بھٹی صاحب	Groß Gerau	06152-859801	0159-04369038
8	مکرم میاں منور حسین صاحب	Hamburg	040-55008509	0160-7583009
9	مکرم شاہد نسیم بھٹی صاحب	Hessen Mitte Friedberg	06041-9635166	0171-3530330
10	مکرم مشکور احمد صاحب	Hessen Mitte Marburg	0642-3544499	0152-11632457
11	مکرم وحید احمد صاحب	Hessen Nord Fulda	06655-74715	0178-5599651
12	مکرم محمد ادریس صاحب	Hessen Nord Kassel		0178-4481790
13	مکرم ملک سکندر حیات صاحب	Hessen West		0178-27455595
14	مکرم محمد کریم صاحب	Mainfranken Dieburg		0163-5455993
15	مکرم طاہر گھمن صاحب	Mainfranken Hanau	0152-11106672	0157-35339636
16	مکرم شاہد مسعود صاحب	Mannheim		0157-33721114
17	مکرم طاہر احمد صاحب	Mörfelden Walldorf	06105-45359	0178-4025535
18	مکرم راجہ محمد افضل صاحب	Niedersachsen	0511-8238400	0178-5542162
19	مکرم ملک ناصر محمود صاحب	Nordrhein Ost	0152-01960838	02195-8817
20	مکرم منیر احمد طاہر صاحب	Nordrhein West	02131-859107	0177-4281154
21	مکرم آصف محمود صاحب	Offenbach	069-847461	01577-6378347
22	مکرم محمد اسلام الدین صاحب	Pfalz		0176-23302866
23	مکرم محمد عالم سوہل صاحب	Rhein Mosel	02631-451331	0176-10365409
24	مکرم رزاق احمد صاحب	Riedstadt	06158-74653	0176-41758255
25	مکرم طیب شاہین صاحب	Sachsen Brandenburg	030-41472021	0159-04313289
26	مکرم بشیر الدین احمد صاحب	Schleswig-Holstein	0431-6673385	0176-85464762
27	مکرم وسیم احمد صاحب	Taunus	06145-549611	0177-3616939
28	مکرم رشید احمد صاحب	Westfalen Nord		0151-54823769
29	مکرم چوہدری عبدالواسع صاحب	Westfalen Süd	02871-13694	0177-6712920
30	مکرم مسعود احمد سیپا صاحب	Wiesbaden	0611-9876781	0176-22171723
31	مکرم عامر شہزاد گوندل صاحب	Württemberg Nord	07451-624484	0171-7315532
32	مکرم محمد شہزاد سندھو صاحب	Württemberg Süd		0159-04190843

نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ جرمنی 2016ء

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ جرمنی 2016ء کیلئے درج ذیل عہدیداران کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔آمین

(چوہدری افتخار احمد صدر مجلس انصاراللہ جرمنی - موبائل (BASE) 0177-8812854 - ای میل sadr.majlis@ansarullah.de)

نمبرشمار	نام	شعبہ	ٹیلیفون نمبر	ای میل ایڈریس
1	مکرم مبارک احمد شاہد صاحب	نائب صدر اوّل	0152-59297832	naibsadr.awal@ansarullah.de
2	مکرم ڈاکٹر راشد نواز صاحب	نائب صدر صف دوم	0176-54394983	naibsadr.safedom@ansarullah.de
3	مکرم شاہد محمود صاحب	نائب صدر	01577-4490288	naibsadr@ansarullah.de
4	مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب	نائب صدر	0162-7479824	naib.sadr@ansarullah.de
5	مکرم خلیل الدین احمد صاحب	قائد عمومی	015771468206	amoomi@ansarullah.de
6	مکرم مبشر احمد صاحب	قائد تعلیم	0178-4049443	taleem@ansarullah.de
7	مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب	قائد تربیت	0159-04031628	tarbiyyat@ansarullah.de
8	مکرم راجہ محمد سلیمان صاحب	قائد تربیت نو مبائعین	0178-5273665	tarbiyyat.nm@ansarullah.de
9	مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب	قائد ایثار	0178-8347632	isaar@ansarullah.de
10	مکرم ظفر احمد ناگی صاحب	قائد تبلیغ	0176-83278119	tabligh@ansarullah.de
11	مکرم قمر احمد عطا صاحب	قائد ذہانت وصحت جسمانی	0177-4624217	zahanat.sj@ansarullah.de
12	مکرم شیخ منیر احمد صاحب	قائد مال	0159-04224172	maal@ansarullah.de
13	مکرم محمد اکبر بیگ صاحب	قائد وقفِ جدید	0177-8345604	waqfe.jadid@ansarullah.de
14	مکرم شاہد نصیر وڑائچ صاحب	قائد تحریک جدید	0163-4730895	tehrike.jadid@ansarullah.de
15	مکرم فہیم احمد صاحب	قائد تجنید	0176-81487565	tajneed@ansarullah.de
16	مکرم تنویر احمد ناصر صاحب	قائد اشاعت	0176-40332187	ishaat@ansarullah.de
17	مکرم نیر اقبال صاحب	قائد تعلیم القرآن	0163-4284427	taleemul.quran@ansarullah.de
18	مکرم شاہد جاوید صاحب	آڈیٹر	0152-55281711	auditor@ansarullah.de
19	مکرم فلاح الدین خان صاحب	زعیم اعلیٰ فرنکفرٹ	0163-7013769	zaeem.aala@ansarullah.de
20	مکرم محمد ایوب خاں صاحب	معاون صدر	0159-04298598	moawin.sadr@ansarullah.de
21	مکرم بشارت نور اللہ صاحب	معاون صدر برائے سو مساجد	0157-35706525	100Moscheen@ansarullah.de
22	مکرم شاہد حسن صاحب	معاون صدر برائے جائیداد	0177-3509395	jaidad@ansarullah.de
23	مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب	رکنِ خصوصی	0171-7942464	rukne.khususi1@ansarullah.de
24	مکرم صادق محمد طاہر صاحب	رکنِ خصوصی	0177-8287739	rukne.khususi2@ansarullah.de
25	مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب	رکنِ خصوصی	0178-4748065	rukne.khususi3@ansarullah.de